17 رمضان المبارک... غزوۂ بدر





خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سن 2 ہجری ماہ رمضان المبارک میں بدر کا معرکہ لڑا۔ آیئے !اس ایمان افروز واقعے کا مطالعہ کرتے ہیں۔

مذکورہ تاریخ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے تقریباً 150 کلو میٹر دور "بدر" کے مقام پر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام رَوْحا پہنچ کر حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر انصاری رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کا قائم مقام حاکم بنایااور انہیں مدینہ واپس بھیج دیا۔

غزوے کا سبب:

قریش کا ایک بہت بڑا تجارتی قافلہ ابو سفیان بن حرب کی قیادت میں شام کی طرف جارہا تھا، قافلے میں لاکھوں دراہم کی مالیت کا مال و اسباب اونٹوں پر لدا ہوا تھا۔ مسلمان چونکہ مکہ میں قریشیوں کے مہلک جان لیوا مظالم کو سہہ چکے تھے اس لیے وہ اس بات کو بخوبی جانتے تھے کہ اگر قریش کی معیشت مضبوط ہو گئی تو وہ اسلام کو مٹانے میں ذرہ برابر تامل نہیں کریں گے۔ حفظ ماتقدم کے اصول کے مطابق مسلمانوں نے اس قافلے کو روکنے کی کوشش کی تاکہ کافروں کی عسکری طاقت کی بنیاد ہی مسمار ہو جائے اور انہیں مسلمانوں پر حملہ کرنے کا موقع نہ ملے، لیکن قافلہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔

مدینہ سے بدر روانگی:

مسلمان اب اس انتظار میں تھے کہ کب یہ قافلہ واپس آتا ہے؟ قافلے

کے واپس ہونے کی اطلاع ملی تو 12 رمضان المبارک سن 2 ہجری کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم 313 مسلمانوں کو ساتھ لے کر مدینہ سے روانہ ہوئے، 60 مہاجرین جبکہ باقی انصار تھے۔

ابوسفیان کا قریش کے نام پیغام:

دوسری طرف ابوسفیان (جنہوں نے ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا) کو جب مسلمانوں کی آمد کا علم ہوا تو اس نے ایک تیز رفتار گھڑسوار مکہ کی طرف دوڑایا اور قریش مکہ کے نام پیغام بھیجا کہ یہی موقع ہے اسلام کی شمع کو ہمیشہ کے لیے بجھا دینے کا۔ تم جلدی سے اسلحہ اور سواریوں سمیت پہنچو، قریش مکہ تو پہلے سے تیار بیٹھے تھے۔ ایک ہزار سپاہی، ایک سو سواریاں، نیزے بھالے، تلواریں، ڈھالیں اور جنگی ہتھیار سے لیس ہو کر مسلمانوں کی طرف بڑھنے لگے۔

میدان بدر اور مشاورت:

بدر میں قریشیوں کی فوج نے پڑاؤ ڈالا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رائے دریافت کی۔ مہاجرین کے سرخیل جناب ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے مجاہدانہ تقاریر کیں، جانثاری کا یقین دلایا۔

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی تقریر:

اس کے بعد حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: ہم قوم موسیٰ جیسی بے وفا قوم نہیں جنہوں نے اپنے نبی سے کہا تھا کہ تم اور تمہارا رب جا کر لڑو ہم یہیں بیٹھے ہیں بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں، آگے پیچھے آپ کی حفاظت کریں گے، ہر وقت آپ کے ساتھ رہیں گے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی تقریر:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار مدینہ کی رائے لی۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! آپ جہاں تشریف لے جائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں، جس سے جیسا چاہیں تعلق نبھائیں، ہم سے جو لینا چاہیں یا ہمیں کچھ دینا چاہیں ہم ہر طرح تیار ہیں، جو حکم فرمائیں ہم آپ کے شانہ بشانہ ہیں، بدر کیا ہے اگر آپ برکِ غماد (ایک جگہ کا نام ہے) تک بھی جائیں ہم آپ کے ہم رکاب رہیں گے، اگر آپ ہمیں سمندر میں کود جانے کا حکم دیں ہم کُود پڑیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے حد خوش ہوئے اور بدر کے قریب ایک چشمے پر پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مشورے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عریش (چھپر) بنوایا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے جنگی صورتحال کو خود ملاحظہ فرما سکیں۔

رات بھر دعا و مناجات:

16 رمضان المبارک کو دونوں فوجیں پڑاؤ ڈال چکی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر بارگاہ ایزدی میں دعا و مناجات کرتے رہے۔ بالآخر وہ وقت آن پہنچا جب بدر کا میدان رزم حق و باطل کا استعارہ بن گیا، جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جرات و شجاعت، بہادری و جانبازی، اللہ کی مدد اور نصرت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین عسکری حکمت عملی کی مثال کے طور پر جانا جاتا ہے۔

فوج کی صف بندی اور دعا:

17 رمضان المبارک کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوج کی صف

بندی کی اور دست رحمت کو بارگاہ رحمت میں دراز کرتے ہوئے التجاء کی: اے پرودگار! جو آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اسے پورا فرمائیں۔ آج اگر یہ مٹھی بھر جماعت مٹ گئی تو تا قیامت آپ کی عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔ یہ صبر آزما امتحان تھا، مسلمانوں کے تلواروں کے نیچے ان کے قلب و جگر کے ٹکڑے اور بزرگ بھی آرہے تھے، لیکن اسلام کی محبت غالب تھی۔

کون کس کے مقابل رہا؟

لشکرِ اسلام	لشکرِ قریش
خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ	چچازاد ابو سفیان بن حارث، نوفل بن حارث داماد ابو العاص
سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	بیٹا عبد الرحمٰن بن ابو بکر
سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	ماموں عاص بن ہاشم
سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	بھائی عقیل بن ابی طالب
سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	بھائی عباس بن عبد المطلب
سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	والد عبد اللہ بن جراح
سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	سسر عقبہ بن ابی معیط
سیدنا عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ	رضاعی بھائی ابو جہل
سیدنا عبد اللہ بن سہیل رضی اللہ عنہ	والد سہیل بن عمرو
سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	چچا عمرو بن عثمان
سیدنا ابو سلمہ بن عبد الاسد رضی اللہ عنہ	بھائی اسود بن عبد الاسد
سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ	چچازاد حارث بن نوفل
سیدنا ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ	والد عتبہ بن ربیعہ، بھائی ولید بن عتبہ، چچا شیبہ بن ربیعہ اور بھانجا حنظلہ بن ابو سفیان

فرعونِ امت ابو جہل کا قتل:

دو انصاری بھائیوں حضرت معوذ بن عفراء اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہما نے حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کی معاونت سے زخمی کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھ کر آؤ کہ ابو جہل کا کیا بنا؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی تلاش میں نکلے، دیکھا کہ ابھی زندگی کے کچھ آثار باقی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے سینے پر چڑھے خنجر نکالا اور اس کا سر کاٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیا اور عرض کی: هٰذَا رَأْسُ عَدُوِّ اللهِ أَبِي جَهْل۔ یہ اللہ کے دشمن ابو جہل کا سر ہے۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهٗ۔ اللہ کا شکر ہے کہ جس نے اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا فرمائی۔

عکرمہ بن ابی جہل نے حضرت معوذ رضی اللہ عنہ پر تلوار سے حملہ کیا جس سے ان کا بازو کندھے سے لٹک گیا لیکن شیر دل مجاہد اسلام پھر بھی لڑتے رہے جب لٹکا ہوا بازو دشمن پر حملے کرنے سے رکاوٹ بنا تو حضرت معوذ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کو پاؤں کے نیچے رکھ سے ایک جھٹکے سے جھٹک دیا۔

اُمَیَّہ بن خلف کا قتل:

ابو جہل کے مرنے سے قریش مکہ کی ہمت کافی حد تک پست ہو گئی، ان کے حوصلے جواب دینے لگے تھے لیکن ان کی ایک امید ابھی باقی تھی یعنی سردار اُمَیَّہ بن خلف۔ پھر چشم فلک نے وہ نظارہ بھی کیا جب بلال پر ستم ڈھانے والے امیہ کے جسم کو نیزوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ یہ وہ بدبخت انسان تھا جس نے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت تکلیفیں پہنچائی تھیں۔

دشمن کو شکست ہوئی:

دشمن کی صفوں میں کھلبلی مچ گئی، خدا کی طرف سے فرشتوں کی فوج اتری، کفر کے سرداروں کی لاشوں کے ڈھیر لگ گئے۔70 کفار مارے گئے، 70 کو قیدی بنالیا گیا جبکہ باقی دم دبا کر بھاگنے پر مجبور ہوئے۔14 مسلمان شہید ہوئے۔

قریش کے نامور مقتولین:

غزوہ بدر کے اندر تقریبا وہ تمام سردارانِ قریش مسلمانوں کی تلوار کا نشانہ بنے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تکلیفیں دیا کرتے تھے یا جو آپ کے مشورہ قتل میں شریک تھے۔ قریش کے ان نامور مقتولین میں چند اہم نام درج ذیل ہیں:

ابو جہل (عمرو بن ہشام)	عُتبہ بن ربیعہ	شیبہ بن ربیعہ
ولید بن عتبہ بن ربیعہ	امیہ بن خلف	علی بن امیہ بن خلف
عقبہ بن ابی معیط	نضر بن حارث	ابوالبختری بن ہشام
سعید بن عاص بن امیہ	عُبیدہ بن سعید بن عاص	حنظلہ بن ابوسفیان
حارث بن عامر	طُعیمہ بن عدی	زَمعہ بن اسود
نوفل بن خویلد بن اسد	معید بن وہب	عاص بن ہشام بن مغیرہ
ینیہ بن حجاج سہمی	منبہ بن حجاج سہمی	حرث بن عامر بن نوفل
عمرو بن عثمان	مسعود بن امیہ	ابوالعاص بن قیس سہمی

شہداءبدر:

غزوہ بدر کے شہداء کی تعداد چودہ ہے جو کہ درج ذیل ہے:

1. عُبَیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف مطلبی رضی اللہ عنہ
2. صَفُوان بن وہب القرشی الفہری رضی اللہ عنہ
3. عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھائی)
4. مِہْجَع بن صالح یمنی رضی اللہ عنہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ)
5. عاقل بن بُکَیر اللیثی رضی اللہ عنہ
6. ذُوالشِّمَالَین عمیر بن عبد عمرو بن نَضْلہ الخزرجی رضی اللہ عنہ
7. عمیر بن حُمَام السَلَمی رضی اللہ عنہ
8. یزید بن حارث رضی اللہ عنہ
9. رَافع بن مُعَلّیٰ رضی اللہ عنہ
10. حارثہ بن سُراقہ رضی اللہ عنہ
11. عوف بن عفراء رضی اللہ عنہ
12. مُعَوِّذ بن عفراء رضی اللہ عنہ
13. سعد بن خَیْثَمہ رضی اللہ عنہ
14. مبشر بن عبد المُنذِر رضی اللہ عنہ

قَلِیب بدر پر مقتولین کفار کو خطاب:

غزوہ بدر سے فارغ ہونے کے تین دن بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں کے قریب تشریف لائے جہاں کفار کے نامور مقتولین ڈالے گئے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنَّى يُجِيبُوا وَقَدْ جَيَّفُوا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ۔

صحیح مسلم، باب عرض مقعد المیت من الجنۃ او النار علیہ، رقم الحدیث:5121

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقتولین کو تین دن تک اسی طرح چھوڑے رکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور انہیں آواز دی اور فرمایا اے ابو جہل بن ہشام! اے امیہ بن خلف! اے عقبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! کیا تم نے وہ نہیں پا لیا جس کا تم سے تمہارے رب نے سچا وعدہ کیا تھا میں نے تو وہ پا لیا ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا تو عرض کی: اے اللہ کے رسول! (یہ تو مر چکے ہیں) یہ کیسے سن سکتے ہیں اور کیسے جواب دے سکتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میری بات کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن یہ جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ انہیں گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں ڈال دو تو انہیں ڈال دیا گیا۔

مسئلہ سماع موتیٰ:

حدیث مبارک کی شرح میں حضرت امام ابو زکریا یحیٰ بن شرف بن مُرّی النَوَوِی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:676ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ الْمَازِرِيُّ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْمَيِّتُ يَسْمَعُ عَمَلًا بِظَاهِرِ هَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ أَنْكَرَهُ الْمَازِرِيُّ وَادَّعَى أَنَّ هَذَا خَاصٌّ فِي هَؤُلَاءِ وَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَقَالَ يُحْمَلُ سَمَاعُهُمْ عَلَى مَا يُحْمَلُ عَلَيْهِ سَمَاعُ الْمَوْتَى فِي أَحَادِيثَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ التی لامدفع لَهَا وَذَلِكَ بِإِحْيَائِهِمْ أَوْ إِحْيَاءِ جُزْءٍ مِنْهُمْ يَعْقِلُونَ بِهِ وَيَسْمَعُونَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي يُرِيدُ اللهُ هَذَا كَلَامُ الْقَاضِي وَهُوَ الظَّاهِرُ الْمُخْتَارُ الَّذِي يَقْتَضِيهِ أَحَادِيثُ السَّلَامِ عَلَى الْقُبُورِ وَاللهُ أَعْلَمُ۔

شرح صحیح مسلم للنووی، باب عرض مقعد المیت: رقم الحدیث: 5121

ترجمہ: علامہ مازری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ "میت سنتی ہے اور یہ لوگ بظاہر اس حدیث پر عمل کرتے ہیں"، پھر علامہ مازری نے اس موقف کا انکار کیا اور یہ دعوٰی کیا کہ یہ سماع مقتولینِ بدر کے ساتھ خاص ہے، لیکن قاضی عیاض رحمہ اللہ نے ان کا رد کیا اور فرمایا: "ان کے سماع کو اسی موقف پر محمول کیا جائے گا جس موقف کو سماع موتیٰ کی احادیث ثابت کرتی ہیں، جو عذابِ قبر اور فتنہ قبر سے متعلق ہیں جن کی تردید نہیں کی جاسکتی۔ یہ اس طرح (ممکن ہے) کہ ان (کے پورے جسم) کو زندہ کیا جائے یا ان کی کسی جزو کو زندہ کیا جائے جس سے وہ سمجھ سکیں اور اس وقت سن سکیں جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرمائے۔" یہ قاضی عیاض کا کلام ہے اور یہی ظاہر اور مختار ہے جو قبور پر سلام کی احادیث سے

ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بدر کے قیدی:

قیدیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی عقیل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ابو العاص بھی تھے۔ اب یہ مسئلہ پیش آیا کہ ان قیدیوں کے ساتھ کیا کیا جائے؟ اس وقت قیدیوں سے جو وحشیانہ سلوک ہوتا تھا یا اب تک ہو رہا ہے وہ انتہائی دردناک ہے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایسا رحم و کرم کا سلوک کیا کہ تاریخ انسانی میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

قیدیوں سے حُسنِ سلوک:

قیدیوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم کر دیا گیا اور ان سے حُسنِ سلوک کا تاکیدی حکم بھی سنا دیا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی اپنی جان کے دشمنوں سے ایسے کریمانہ سلوک سے پیش آئے کہ خود کھجوروں پر گزارہ کر کے قیدیوں کو کھانا کھلاتے۔

قیدی سہیل بن عمرو سے مشفقانہ برتاؤ:

انہی میں ایک شخص سہیل ابن عمرو بھی تھا جو بلا کا خطیب تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تقریریں کر کے لوگوں میں آپ کی نفرت پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق رائے دی کہ اس کے نچلے دو دانت اکھاڑ دیے جائیں تاکہ تقریر نہ کر سکے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہِ شفقت اسے منظور نہ فرمایا۔

قیدیوں کے کپڑوں کا انتظام:

جن قیدیوں کے کپڑے خراب ہو گئے یا پھٹ گئے ان کو کپڑے دینے کا حکم دیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قد لمبا تھا کسی اور کا کرتہ ان کے بدن پر پورا نہیں آتا تھا تو عبد اللہ بن ابی منافق نے اپنا کرتہ دیا، احادیث میں آتا ہے کہ جب یہ منافق مرا تو آپ نے اس کے کفن کے لیے اپنا کرتہ دیا جو اسی احسان کا بدلہ تھا۔

ایک قیدی کا بیان:

ایک قیدی ابو عزیز کا بیان ہے کہ میں جس انصاری کے ہاں قید تھا وہ صبح و شام میرے سامنے کھانا رکھتے، روٹی اور سالن وغیرہ میری طرف رکھتے اور خود چند کھجوریں کھا کر گزارہ کر لیتے مجھ کو شرم آتی میں روٹی ان کے ہاتھ میں دے دیتا لیکن وہ اسے ہاتھ بھی نہ لگاتے اور مجھے واپس کر دیتے۔

اِختلاف آراء... فِدیہ یا قتل؟:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ لیا کہ ان قیدیوں کا کیا کیا جائے؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں نے آپ کی رسالت کو جھٹلایا، آپ کو اپنے گھر سے نکالا، ہمیں اجازت دیجیے کہ ہم ان کی گردنیں اڑا دیں۔ اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اس سے بھی زیادہ سخت رائے دی: یا رسول اللہ! آپ ایسے علاقے میں ہیں جہاں لکڑیاں بکثرت ہیں آپ جنگل میں آگ لگوا کر ان کو اس میں ڈال دیں۔

آخر میں مزاج شناس رسول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے

ہوئے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کی قوم ہے، آپ کے گھر والے ہیں انہیں زندگی کی مہلت دیں توبہ کرائیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کی توبہ کو قبول فرمائیں گے، میری رائے یہ ہے کہ ان سے کچھ فدیہ لے کر آزاد کر دیا جائے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال:

یہ سن کر اٹھ کر چلے گئے، تھوڑی دیر بعد واپس تشریف لائے اور فرمایا:
ابو بکر! تمہاری مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے جنہوں نے فرمایا تھا: جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے۔ ابو بکر! آپ کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے جنہوں نے فرمایا تھا: اے اللہ اگر آپ انہیں عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں تو آپ بخشنے والے ہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ کی مثال:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! آپ کی مثال موسیٰ علیہ السلام جیسی ہے جنہوں نے فرعون کے لیے اللہ سے بددعا کی تھی۔ اور آپ کی مثال حضرت نوح علیہ السلام جیسی ہے جنہوں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے بددعا کی تھی: اے اللہ! کافروں کا ایک بھی گھر زمین پر باقی نہ چھوڑ (ان سب کو ہلاک کر دے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا: اس وقت تم ضرورت مند ہو اس لیے ان قیدیوں سے (ان کی حیثیت کے مطابق) فدیہ وصول کر کے انہیں چھوڑ دو۔ ایسے ہی کیا گیا جن کے پاس مال تھا ان کی حیثیت کے مطابق فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا اور جن کے پاس مال نہیں تھا ان سے کہا گیا کہ ہر قیدی مسلمانوں کے 10، 10 بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دے ان کا یہی فدیہ ہے۔

غزوہ بدر کے موقع پر چند معجزات کا ظہور:

1: حضرت عُکاشہ بن مِحصن اسدی رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھجور کی ایک شاخ دی اور فرمایا کہ اس سے لڑو۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے اس کو وصول کیا تو ان کے ہاتھ میں آتے ہی وہ تلوار بن گئی۔ اسی کے ساتھ وہ لڑتے رہے۔

2: حضرت سلمہ بن حَرِیس رضی اللہ عنہ غزوہ بدر والے دن اسلام لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو "ابنِ طاب" نامی کھجور کی ایک شاخ دی کہ اس کے ساتھ لڑو یہ شاخ ان کے ہاتھ میں آتے ہی تلوار بن گئی۔ 14ھ میں معرکہ "جَسر بن ابی عبید" میں شہید ہوئے اس وقت تک یہ تلوار ان کے پاس رہی۔

3: قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ زخمی ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا کی تو ان کی آنکھ اسی وقت ٹھیک ہوگئی۔

4: خُبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں تیر لگا جس سے آنکھ ضائع ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ والی جگہ پر اپنا لعاب مبارک لگایا اور اللہ سے دعا کی۔ وہ ایسے ٹھیک ہوئی کہ دونوں آنکھوں کے درمیان یہ فرق کرنا مشکل تھا کہ کون سی آنکھ زخمی ہوئی تھی۔

5: رِفاعہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں تیر لگا جس سے آنکھ ضائع ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ والی جگہ پر اپنا لعاب مبارک لگایا اور اللہ سے دعا کی۔ وہ ایسے ٹھیک ہوئی کہ دونوں آنکھوں کے درمیان یہ فرق کرنا مشکل تھا کہ کون سی آنکھ زخمی ہوئی تھی۔

6: خبیب بن اَساف بن عتبہ الانصاری (خزرجی) رضی اللہ عنہ کو تلوار کا

زخم لگا جس سے ان کا کوہلہ نیچے کی جانب ڈھلک گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زخم والی جگہ پر اپنا لعاب مبارک لگایا اور اللہ سے دعا کی۔ جس کی برکت سے وہ فوراً شفایاب ہو گئے۔ انہی کے ہاتھ سے امیہ بن خلف قتل ہوا۔

:7 غزوہ بدر سے دو دن پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قتل گاہوں کی نشاندہی فرمائی کہ فلاں کافر فلاں جگہ پر مارا جائے گا۔ جس جس جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا انہی جگہوں پر غزوہ بدر کے دن ان کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

:8 حضرت عباس بن عبد المطلب (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور کفار کی طرف سے مسلمانوں سے لڑنے آئے تھے) کو قیدی بنایا گیا انہوں نے کہا کہ میرے پاس (فدیہ ادا کرنے کے لیے) مال نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سونے سے فدیہ ادا کرو جو آپ نے بدر آنے سے پہلے اپنی بیوی کی موجودگی میں گھر میں دفن کیا ہے اور اسے وصیت بھی کی تھی کہ اگر مجھے اس سفر میں کچھ ہو جائے تو یہ مال میرے تین بیٹوں فضل، عبد اللہ اور قثم کا ہے۔

یہ سن کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ نے بالکل سچ فرمایا۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں کیونکہ یہ بات میرے اور میری بیوی ام الفضل کے علاوہ کسی انسان کو معلوم نہیں تھی (یقیناً آپ کا اس واقعے کی سچ سچ اطلاع دینا وحی الٰہی کی وجہ سے ہو سکتا ہے اس کے علاوہ نہیں)۔ یہ واقعہ ان کے قبول اسلام کا ذریعہ بنا۔

والسلام

